



## سوال

(6) زکوٰۃ اور اس کے فوائد

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زکوٰۃ اور اس کے فوائد کے بارے میں بیان بالتفصیل

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

زکوٰۃ اسلام کے فرائض میں سے ایک فرض اور اسلام کا اہم رکن ہے۔ کلمہ شہادۃ اور نماز کے بعد سب سے اہم ہے۔ اس کی فرضیت قرآن و سنت اور مسلمانوں کے اجماع سے ثابت ہے۔ کوئی مسلمان اس کا اگر انکار کرتا ہے تو وہ کافر اور مرتد ہے اس کو فوراً توبہ کرنی چاہیے۔ بصورت دیگر اس کو قتل کر دیا جائے اور جو شخص محض نجوسی بخیلی کی بنا پر زکوٰۃ ادا نہیں کرتا (لیکن فرضیت کا قائل ہے) یا اس زکوٰۃ کو پورا ادا نہیں کرتا (کم ادا کرتا ہے) تو ایسا شخص ظالموں میں سے ہے۔ اللہ کے عذاب کا حقدار بن جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ يَدَّبَّوْنَ أَسْنَانَهُمْ لِيَسْخَرُوا مِنَ الْمَدِينَةِ وَالَّذِينَ طَسَفُوا قُنُوزَهُمْ فَسَخَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَقْصَابًا أُولَٰئِكَ يَلْعَنُونَ ﴿١٨٠﴾ ... سورة آل

عمران

”نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس فضل و کرم (مال و دولت) سے جو اللہ نے انہیں دے رکھی ہے کہ ان کے لئے بہتر ہے (نہیں) بلکہ وہ ان کے لئے بری ہے۔ عنقریب ایسے لوگ قیامت کے دن طوق پہنائے جائیں گے کہ جو انہوں نے بخل کیا۔ جان لیں آسمانوں اور زمینوں کی میراث تو اللہ کے پاس ہے اور تم جو کام کرتے ہو اس سے وہ بانجھ ہے۔“

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(من آتاه اللہ مالاً فلم يؤد زكاته مثل له مالہ شجاعاً اقرع له زبيبتان يطوقه يوم القيامة ياخذ بهن زنتيه "یعنی بشد قیہ یقول: "انا مالک انا کنزک) (رواہ البخاری)

”بعض شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اس مال کو قیامت کے دن گنجه سانپ کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ جس کے دو سیاہ نقطے ہوں گے اور پھر اس سانپ کو اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا پھر وہ اس کے جہڑوں کو پھڑے گا اور کئے گا میں تمہارا مال ہوں، میں تمہارا مال ہوں (گنجه سانپ کے کثرت زہر کی وجہ سے بال جھڑ

جاتے ہیں۔)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالنِّسْفَةَ وَلَا يَتَّبِعُونَ سَبِيلَ اللَّهِ فَبِئْسَ لِمِ بَعْدَ مَا آتَمُوا بِهِمْ عُقَابًا ۚ ۳۴ يَوْمَ تُنْفَخُ الْعِلَاقُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَأُخْرُؤُهُمْ بِذُنُوبِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يُفْسِكُمْ فَذُوقُوا كُنُوزَ تَكْنِزُونَ ۳۵ ... سورة التوبة

”اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی کو جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو ان کو دردناک عذاب کی بشارت دے دیں۔ جس دن (اس خزانے کو) جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور پھر اس سے ان کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھ کو داغا جائے گا۔ یہ وہ خزانہ ہے جو تم نے پسپائے جمع کیا تھا۔ پس اس کو چکھو جو تم خزانہ بنا تے تھے۔“

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(ما من صاحب ذهب ولا فضة لا يؤدي منها حقها الا اذا كان يوم القيامة صفحت له صفائح من نار فاحمى عليها في نار جهنم فيكوى بها جنبه وجبينه وظهره كلما بردت اعيدت له في يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتى يلقى بين العباد)

”جو بھی سونے اور چاندی کا مالک اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کرتا۔ قیامت کے دن اس کے لئے آگ کی تختیاں تیار کی جائیں گی۔ پھر ان کو جہنم کی آگ میں مزید گرم کیا جائے گا اور اس سے ان کی جبینوں اور پہلوؤں اور پیٹھ کو داغا جائے گا۔ جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی تو دوبارہ ان کو گرم کر دیا جائے گا اور یہ سلسلہ پچاس ہزار سال کے دن میں برابر چلتا رہے گا۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔ (یعنی جنہوں نے جہنم میں جانا ہے یا جنت میں جانا ہے)۔“

زکوٰۃ کے دینی فوائد

1- ارکان اسلام میں سے ایک رکن کا قیام، جس سے بندے کو دنیا و آخرت کی سعادت ملتی ہے۔

2- اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ایمان میں اضافہ کا باعث بنتی ہے۔

3- اس کی ادائیگی سے بندے کو اجر عظیم ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مَنْ جَاءَ اللَّهَ الرِّبَا وَرَبِّي الصَّدَقَاتِ (سورة البقرة)

”اللہ تعالیٰ سود کو ختم کرتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔“

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبَالِهِمْ لَوْ اَنَّ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرَوْنَ عِنْدَ اللَّهِ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضِلُّونَ ۳۹ ... سورة الروم

”اور جو تم سود کو کہ اس سے لوگوں کا مال بڑھ جائے (جان لو کہ یہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا (ہاں) جو تم زکوٰۃ ادا کرو اور سبب اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہو تو جان لو کہ (اللہ تعالیٰ) ان لوگوں کا مال دوگنا کر رہے ہیں۔“



اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(من تصدق بعدل تمرة - أي بما يعادل تمرة - من كسب طيب ولا يقبل الله الا الطيب , وإن الله يثقلمها بميمنة ثم يرهبها لصاحبه كما يربى احدكم فلوه حتى تتكون مثل الجبل)

”جس شخص نے کھجور کے برابر صدقہ کیا یعنی وہ کھجور جو حلال کی کمائی سے آئی ہو اور اللہ تعالیٰ تو قبول ہی حلال کی کمائی کرتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ اس (صدقہ) کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتے ہیں پھر اس صدقہ دینے والے کے لئے پرورش (بڑھاتے) ہیں جس طرح کوئی شخص اپنے پچھڑے کی پرورش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ (ایک کھجور کا صدقہ) پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔“

اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ حدیث سے مراد یہ ہے کہ صدقہ (زکوٰۃ) دینے کی بڑی فضیلت ہے اور دینے والے کے اخلاص کی بدولت بعض اوقات ایک کھجور اللہ کے ہاں پہاڑ سے بڑھ جاتی ہے۔ (واللہ اعلم)

4- صدقہ اور خیرات دینے سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(والصدقۃ تطفي غضب الرب كما يطفي الماء النار)

”صدقہ گناہوں کو اس طرح بجھا (ٹھنڈا) کر دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے۔“

اور یہاں صدقہ سے مراد زکوٰۃ اور تمام نقلی صدقات ہیں۔

### زکوٰۃ کے اخلاقی فوائد

- 1- زکوٰۃ دینے والے انسان میں جو دو سخاوت کی صفت پیدا ہوتی ہے۔
- 2- زکوٰۃ دینے سے فقیر اور مسکین بھائیوں کے لئے جذبہ رحم، مہربانی ابھرتا ہے اور دوسرے پر رحم کر کے خود بھی اللہ کی رحمت حاصل کرتے ہیں۔
- 3- یہ عام مشاہدے کی بات ہے کہ مسلمانوں کو نفع پہنچانے سے انسان کو دلی سکون اور راحت ملتی ہے اور وہ لوگوں کی نگاہوں میں بھی محبوب بن جاتا ہے۔
- 4- زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کا نفس بخل اور کنجوسی اور نفس کی بخیلی سے پاک ہو جاتا ہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَيُزَكِّيهِمْ بِهَا... ۱۰۳ ... سورة التوبة

”آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجئے، جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک صاف کر دیں۔“

### زکوٰۃ کے معاشرتی فوائد

- 1- زکوٰۃ ادا کرنے سے دنیا کے بے شمار ملکوں میں مقیم حاجت مند لوگوں کی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔



2- زکوٰۃ دینے سے مسلمانوں کو مالی استحکام ملتا ہے۔ ان کی معاشی اور معاشرتی حالت بہتر ہوجاتی ہے۔ مزید برآں اجتماعی سطح پر شان و عظمت ملتی ہے اسلئے مصارف زکوٰۃ میں جہاد فی سبیل اللہ کو بھی مد نظر رکھا گیا کہ زکوٰۃ کے مصارف میں جہاد کی ضروریات بھی پوری ہوں۔

3- زکوٰۃ ادا کرنے سے فقیر اور امیر کے درمیان محبت و پیار کا رشتہ قائم ہوجاتا ہے جو مال و دولت کی وجہ سے غریبوں میں جو فطری حسد و بغض پیدا ہوتا ہے وہ زکوٰۃ کی بدولت دور ہو جاتا ہے۔ اسلئے جب امیر لوگ انہیں اپنے مال کا حصہ پیش کرتے ہیں تو پھر ان کے تعلقات میں بہتری آتی ہے اور پیار و محبت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

4- زکوٰۃ و خیرات مال میں اضافہ کا سبب بنتے ہیں۔ مال دینے والے کے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ جس طرح کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(ما نقضت صدقۃ من مال)

”خیرات کرنے سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی۔“

یعنی ممکن ہے کہ عدد کے اعتبار سے تو مال میں کمی ہو مگر برکت کی وجہ سے کمی نہیں آئے گی کہ اللہ تعالیٰ خیرات کرنے والے کے مال میں برکت عطا فرمادیتے ہیں اور اس کا نعم البدل بھی عنایت کرتے ہیں۔

5- زکوٰۃ ادا کرنے سے مال و دولت اغنیاء کے مابین ہی منحصر نہیں ہوجاتی بلکہ وہ مسلسل گردش میں رہتی ہے جس کی بدولت بہت سارے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اس کی بجائے اگر دولت مالداروں کے ہاتھوں میں رہے اور وہ زکوٰۃ ادا نہ کریں تو یقیناً اس سے فقراء کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

مندرجہ بالا نکات سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنا ایک فریضہ ہے جس سے معاشرے پر بڑے عمدہ اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ فرد کی اصلاح کا مرحلہ ہو یا معاشرے کی اصلاح کا، زکوٰۃ اس سلسلہ میں بڑا اہم کردار ادا کرتی ہے۔

زکوٰۃ مخصوص اموال میں فرض ہے۔ جن میں سونا، چاندی بھی شامل ہے، شرط یہ ہے کہ ان کی مقدار نصاب کو پہنچ جائے اور وہ سونا میں 11-3/7 جزیہ سعودی گنی مقرر ہیں اور ان مذکورہ چیزوں میں دسویں حصہ کی چوتھائی یعنی چالیس فیصد کے اعتبار سے زکوٰۃ دی جائے گی۔

اس بات میں کوئی فرق نہیں ہے کہ سونا اور چاندی نقدی صورت میں ہو یا زیور کی صورت میں یا ڈلی کی صورت میں۔ ہر حالت میں زکوٰۃ دینا ضروری ہے۔ تاہم اس زیور کا نصاب کی حد تک پہنچنا ضروری ہے۔ اب اگر زیور یا سونا پاس ہے تو زکوٰۃ ہر حال میں ادا کرنا ہوگی خواہ اس کو پہنچا جائے یا نہ پہنچا جائے یا کسی کو عاریتاً دینے کے لئے رکھا ہو۔ اسلئے کہ اس ضمن میں احادیث بڑی واضح ہیں۔ جیسا کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

(آن امرأة أتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فی یدہا ہنتا مسکینان من ذہب فقال أتعطین زکاة ہذا؟ قالت لا قال ایسرک ان یسورک اللہ ہما سوارین من نارفا لقتہما ہما اللہ و رسولہ)

”ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جس نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ آگ کے کنگن پہنائے۔ تو اس عورت نے ان دونوں کنگنوں کو اتارا اور کہا یہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں۔ (مراویہ ہے کہ صدقہ کر دیا)

یہ حدیث بلوغ المرام میں ہے جس کو ثلاثہ (البوداؤد، ترمذی، نسائی) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند قوی ہے۔

جن اموال سے زکوٰۃ دینا ضروری ہے ان میں تجارت کے لئے رکھی گئی اشیاء، اس میں ہر قسم کی اشیاء شامل ہیں۔ جن کو تجارت کہہ سکتے ہیں۔



جانیداد (زمین، عمارتیں وغیرہ) گاڑیاں، مویشی کپڑا وغیرہ تو اس میں ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔ بشرطیکہ ان پر ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہو۔ موجودہ مارکیٹ کے مطابق اس کی قیمت لگانا ہوگی۔ خریدتے وقت اس کی قیمت کم تھی یا زیادہ زکوٰۃ کا حساب موجودہ وقت میں جو مارکیٹ میں اس چیز کی قیمت ہے اس کے مطابق حساب کر کے زکوٰۃ ادا کریں۔ البتہ وہ اشیاء جو ذاتی استعمال میں ہوں یا ان کو کرایہ پر دینے کے لئے رکھا گیا ہو تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(ماہم علمائے کرام کے مطابق کرایہ پر دی گئی اشیاء کے کرایہ پر زکوٰۃ ادا کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ:

(یس علی المسلم فی عبده ولا فرسہ صدقۃ)

”مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔“

لیکن ان کی اجرت پر جب اس پر سال پورا ہو جائے اور اسی طرح سونے اور چاندی پر زکوٰۃ لازمی ہے۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ الصیام

صفحہ: 36

محدث فتویٰ